کتاب الحج

ڈاکٹر مولانا عمران اشرف عثمانی صاحب مدّظلہم

اسلام کاایک اہم رکن حج بھی ہے۔ جس شخص کے پاس اتنے پیسے ہوں کہ وہ متوسط طریقے سے خرچ کرکے حج کر سکتا ہو اسپر حج فرض ہو جاتا ہے۔

قرآنِ کریم میں ارشاد ہے:

وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا (سورۃ آل عمران، آیۃ نمبر ۹۷)

ترجمہ : اور لوگوں میں سے جو لوگ اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں ان پر اللہ کے لئے اس گھر کا حج کرنا فرض ہے۔

ایک اور آیت میں ارشاد ہے:

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ (سورۃ البقرۃ، آیۃ نمبر ۱۵۸)

ترجمہ: بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ لہٰذا جو شخص بھی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس کے لئے اس بات میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ ان کے درمیان چکر لگائے۔ اور جو شخص خوشی سے کوئی بھلائی کا کام کرے تو اللہ یقیناً قدردان (اور) جاننے والا ہے۔

قرآنِ کریم میں مزید حج کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا:

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (سورۃالبقرۃ،آیۃ نمبر۱۹۶)

ترجمہ: اورحج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا پورا ادا کرو، ہاں اگر تمہیں روک دیا جائے تو جو قربانی میسر ہو، (اللہ کے حضور پیش کردو)۔ اور اپنے سر اس وقت تک نہ منڈواؤ جب تک قربانی اپنی جگہ نہ پہنچ جائے۔ ہاں اگر تم میں سے کوئی شخص بیمار ہو، یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو روزوں یا صدقے یا قربانی کا فدیہ دے۔ پھر جب تم امن حاصل کرلو تو جو شخص حج کے ساتھ عمرے کا فائدہ بھی اٹھائے، وہ جو قربانی میسر ہو (اللہ کے حضور پیش کرے۔ ہاں اگر کسی کے پاس اس کی طاقت نہ ہو تو وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے، اور سات (روزے) اس وقت جب تم (گھروں کو) لوٹ جاؤ۔ اس طرح یہ کل دس روزے ہوں گے۔ یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہے جن کے گھر والے مسجدِ حرام کے پاس نہ رہتے ہوں۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور یہ جان رکھو کہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ (سورۃالبقرۃ،آیۃ نمبر۱۹۷)

ترجمہ: حج کے مہینے (معین ہیں جو) معلوم ہیں تو جو شخص ان مہینوں میں حج کی نیت کرلے تو حج (کے دنوں) میں نہ تو عورتوں سے اختلاط کرے نہ کوئی براکام کرے اور نہ کسی سے جھگڑے اور نیک کام جو تم کروگے وہ خدا کو معلوم ہو جائے گا اور زاد راہ (یعنی راستے کا خرچ) ساتھ لے جاؤ کیونکہ بہتر (فائدہ) زادِ راہ (کا) پرہیزگاری ہے اور (اے) اہل عقل مجھ سے ڈرتے رہو۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ (سورۃ البقرۃ،آیۃ نمبر۱۹۸)

ترجمہ: اس کا تمہیں کچھ گناہ نہیں کہ (حج کے دنوں میں بذریعہ تجارت) اپنے پروردگار سے روزی طلب کرو اور جب عرفات سے واپس ہونے لگو تو مشعر حرام (یعنی مزدلفہ) میں خدا کا ذکر کرو اور اس طرح ذکر کرو جس طرح اس نے تم کو سکھایا اور اس سے پیشتر تم لوگ (ان طریقوں سے) محض ناواقف تھے۔

ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (سورۃ البقرۃ، آیۃ نمبر ۱۹۹)

ترجمہ: پھر جہاں سے اور لوگ واپس ہوں وہیں سے تم بھی واپس ہو اور خدا سے بخشش مانگو بیشک خدا بخشنے والا اور رحمت کرنے والا ہے

فَإِذَا قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ (سورۃ البقرۃ، آیۃ نمبر ۲۰۰)

ترجمہ: پھر جب حج کے تمام ارکان پورے کر چکو تو (منیٰ میں) خدا کو یاد کرو جس طرح اپنے باپ دادا کو یاد کیا کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو (خدا سے) التجا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو (جو دینا ہے) دنیا ہی میں عنایت کر، ایسے لوگوں کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ۔

حج میں منیٰ میں قیام کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد ہے:

وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقَى وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (سورۃ البقرۃ، آیۃ نمبر ۲۰۳)

ترجمہ: اور (قیام منیٰ کے) دنوں میں (جو) گنتی کے (دن ہیں) خدا کو یاد کرو اگر کوئی جلدی کرے (اور) دو ہی دن میں (چل دے) تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جو بعد تک ٹھیرا رہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں، یہ باتیں اس شخص کے لئے ہیں جو (خدا سے) ڈرے اور تم لوگ خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ سب اس کے پاس جمع کئے جاؤ گے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا گیا:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِين (سورۃ آلِ عمران، آیۃ نمبر ۹۶)

ترجمہ: پہلا گھر جو لوگوں (کے عبادت کرنے) کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ وہی ہے جو مکے میں ہے با برکت اور جہاں کے لئے موجب ہدایت۔

فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِين (سورۃ آلِ عمران، آیۃ نمبر ۹۷)

ترجمہ: اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں جن میں سے ایک ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے۔ جو شخص اس (مبارک) گھر میں داخل ہوا اس نے امن پالیا۔ اور لوگوں پر خدا کا حق (یعنی فرض) ہے کہ جو اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے وہ اس کا حج کرے اور جو اس حکم کی تعمیل نہ کرے گا تو خدا بھی اہل عالم سے بے نیاز ہے

سورۂ مائدہ میں ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنْ رَبِّهِمْ وَرِضْوَانًا وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ أَنْ صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوا وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَاب

(سورۃ المائدۃ، آیۃ نمبر ۲)

ترجمہ: مومنو! خدا کے نام کی چیزوں کی بے حرمتی نہ کرنا اور نہ ادب کے مہینے کی اور نہ قربانی کے جانوروں کی اور نہ ان جانوروں کی (جو خدا کی نذر کر دیئے گئے ہوں اور) جن کے گلوں میں پٹّے بندھے ہوں اور نہ ان لوگوں کی جو عزت کے گھر (یعنی بیت اللہ) کو جا رہے ہوں (اور) اپنے پروردگار کے فضل اور اسکی خوشنودی کے طلبگار ہوں۔ اور جب احرام اتار دو تو (پھر اختیار ہے کہ) شکار کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے تم کو عزت والی مسجد سے روکا تھا تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم ان پر زیادتی کرنے لگو۔ اور (دیکھو) نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا کا عذاب سخت ہے۔

سورہ حج میں ارشاد فرمایا گیا:

وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ
(سورۃ الحج، آیۃ نمبر ۲۷)

ترجمہ: اور لوگوں میں حج کے لئے ندا کر دو کہ تمہاری طرف پیدل اور دبلے دبلے اونٹوں پر جو دور (دراز) راستوں سے چلے آتے ہوں (سوار ہو کر) چلے آئیں

لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ (سورۃ الحج، آیۃ نمبر ۲۸)

ترجمہ: تاکہ اپنے فائدے کے کاموں کے لئے حاضر ہوں اور (قربانی کے) ایام معلوم میں چہار پایاں مویشی (کے ذبح کے وقت) جو خدا نے ان کو دیے ہیں ان پر خدا کا نام لیں اس میں سے تم بھی کھاؤ اور فقیر درماندہ کو بھی کھلاؤ

ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ (سورۃ الحج، آیۃ نمبر ۲۹)

ترجمہ: پھر چاہیے کہ لوگ اپنا میل کچیل دور کریں اور نذریں پوری کریں اور خانہ قدیم (یعنی بیت اللہ) کا طواف کریں۔

ذَلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ (سورۃ الحج، آیۃ نمبر ۳۰)

ترجمہ: یہ (ہمارا حکم ہے) اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہ پروردگار کے نزدیک اسکے حق میں بہتر ہے اور تمہارے لئے مویشی حلال کر دیے گئے ہیں سوا انکے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔

حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ (سورۃ الحج، آیۃ نمبر ۳۱)

ترجمہ: صرف ایک خدا کے ہو کر اور اسکے ساتھ شریک نہ ٹھہرا کر اور جو شخص (کسی کو) خدا کے ساتھ شریک مقرر کرے تو وہ گویا ایسا ہے جیسے آسمان سے گر پڑے پھر اس کو پرندے اچک لے جائیں یا ہوا کسی دور جگہ اڑا کر پھینک دے

ذَلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ (سورۃ الحج، آیۃ نمبر ۳۲)

ترجمہ: یہ (ہمارا حکم ہے) اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہ (فعل) دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے

لكمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ (سورۃ الحج، آیۃ نمبر ۳۳)

ترجمہ: ان میں ایک وقت مقرر تک تمہارے لئے فائدے ہیں پھر ان کو خانہ قدیم (یعنی بیت اللہ) تک پہنچنا (اور ذبح ہونا) ہے

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ (سورۃ الحج، آیۃ نمبر ۳۴)

ترجمہ: اور ہم نے ہر ایک امت کے لئے قربانی کا طریق مقرر کر دیا ہے تاکہ جو مویشی چارپائے خدا نے انکو دیئے ہیں (انکے ذبح کرنے کے وقت) ان پر خدا کا نام لیں سو تمہارا ایک ہی معبود ہے تو اسی کے فرمانبردار ہو جاؤ اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔

الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَى مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (سورۃ الحج، آیۃ نمبر ۳۵)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور (جب) ان پر مصیبت پڑتی ہے تو صبر کرتے ہیں اور نماز آداب سے پڑھتے ہیں اور جو (مال) ہم نے انکو عطا فرمایا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں

وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (سورۃ الحج، آیۃ نمبر ۳۶)

ترجمہ: اور قربانی کے اونٹوں کو بھی ہم نے تمہارے لئے شعائر خدا مقرر کیا ہے ان میں تمہارے لئے فائدے ہیں تو (قربانی کرنے کے وقت) قطار باندھ کر ان پر خدا کا نام لو جب پہلو کے بل گر پڑیں تو ان میں سے کھاؤ اور قناعت سے بیٹھ رہنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ اس طرح ہم نے ان کو تمہارے زیر فرمان کر دیا ہے تاکہ تم شکر کرو۔

احادیث

حج کی فرضیت

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس سفرِ حج کا ضروری سامان ہو اور اس کو سواری میسر ہو جو بیت اللہ تک پہونچا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالے کا ارشاد ہے کہ اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج فرض ہے۔ ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص حج کا ارادہ کرے اس کو جلدی کرنا چاہیے، یعنی پھر تاخیر نہ کرے۔ (ابوداود، ترمذی)

عمرہ کی حقیقت

حج کی طرح ایک عبادت اور ہے جسمیں صرف طواف بیت اللہ اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرنی ہوتی ہے۔ یہ سنت موکدہ ہے جس کی حقیقت حج ہی کے بعضے عاشقانہ افعال ہیں اس لیے اسے حج اصغر بھی کہا جاتا ہے۔

حج اور عمرہ کی برکت

- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حج اور عمرہ ساتھ کیا کرو، کہ دونوں فقر و محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح لوہار اور سنار کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے اور حج مقبول کا صلہ تو بس جنت ہی ہے۔ (ترمذی، نسائی)

- نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ حج اور عمرے کے لیے جانے والے خدا کے خصوصی مہمان ہیں وہ خدا سے دعا کریں تو خدا قبول فرماتا ہے اور مغفرت طلب کریں تو بخش دیتا ہے۔
- نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ خدا ہر روز اپنے حاجی بندوں کے لیے ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے جس میں سے ساٹھ رحمتیں ان کے لیے ہوتی ہیں جو بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں چالیس ان کے لیے جو وہاں نماز پڑھتے ہیں اور بیس ان کے لیے جو صرف کعبے کو دیکھتے رہتے ہیں۔(بیہقی)
- نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے پچاس بار بیت اللہ کا طواف کر لیا وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسے اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنم دیا ہے۔
- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص حج کرنے یا عمرہ کرنے یا جہاد کرنے چلا، پھر وہ راستے ہی میں (ان کاموں کو انجام دینے سے پہلے) مر گیا، اللہ تعالے اس کے لیے غازی اور حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھے گا۔
- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بیت اللہ کے گرد طواف کرنا اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا، کنکریوں کو مارنا یہ سب اللہ کی یاد کو قائم کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کے روضہ کی زیارت

حضرت ابن عمر ب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص حج کرے اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کرے وہ ایسا ہے جیسے میری حیات میں میری زیارت کرے۔(مشکوۃ از بیہقی)

ایک حدیث میں آتا ہے:

من زار قبري وجبت له شفاعتي(رواه الدارقطني)

ترجمہ: جو شخص میری قبر کی زیارت کرے گا اسپر میری شفاعت واجب ہو گی۔

ایک اور حدیث میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

من جاءني زائرا لا تحمله حاجة إلا زيارتي كان حقا علي أن أكون له شفيعا يوم القيامة

ترجمہ: جو شخص میری زیارت کو آئے اور اسے میری زیارت کے علاوہ وہاں حاضری کا کوئی اور مقصد نہو تو اس کا مجھ پر حق ہے کہ میں اسکی شفاعت کروں۔

طواف میں رمل (کندھے ہلانا)

- حضرت زید بن اسلمؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ سے سنا فرمارہے تھے کہ (اب طواف میں) شانے ہلاتے ہوئے دوڑنا اور شانوں کو چادر سے باہر نکالنا کس وجہ سے ہے؟ حالانکہ اللہ تعالے نے اسلام کو (مکہ میں) قوت دی اور کفر کو اور کفر والوں کو مٹایا (اور یہ فعل شروع بھی انکو اپنی قوت دکھلانے کیلئے ہوا تھا، جیسا روایات میں آیا ہے) اس کے باوجود (کہ اب وہ مصلحت باقی نہ رہی) ہم اس فعل کو نہ چھوڑیں گے جس کو ہم رسول اللہ ﷺ کے وقت میں آپ کے اتباع اور حکم سے کرتے تھے (کیونکہ خود حضور ﷺ نے یہ عمل حجۃالوداع کے موقعہ پر فرمایا حالانکہ اس وقت کوئی کافر نہیں تھا)۔(ابوداؤد)

- حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کی طرف رُخ کیا پھر اس پر اپنے دونوں لب (مبارک) رکھ کر بڑی دیر تک روتے رہے پھر جو نگاہ پھیری تو دیکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بھی رو رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر اس مقام پر آنسو بہائے جاتے ہیں۔

عرفات کے مقام کی فضیلت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب عرفہ کا دن ہوتا ہے (جسمیں حاجی لوگ عرفات میں ہوتے ہیں) تو اللہ تعالے فرشتوں سے ان لوگوں پر فخر کے ساتھ فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو کہ میرے پاس دور دراز راستے سے اس حالت میں آئے ہیں کہ پریشان بال ہیں اور غبار آلود بدن ہے اور دھوپ میں چل رہے ہیں، میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔

حج کی فرضیت

جس شخص عاقل، بالغ، تندرست، بینا (دیکھنے والا) مسلمان کے پاس اپنی ضرورت سے زائد اتنا خرچ ہو کہ مکہ مکرمہ سواری پر متوسط طریقہ سے کھاتا پیتا چلا جائے اور گھر پر اپنی بیوی اور نابالغ بچوّں کے لیے واپسی تک کھانے پینے کا سامان چھوڑ جائے، راستہ میں امن وامان ہو تب حج فرض ہوتا ہے، نابالغ اور بالغ نابینا، یا اپاہج یا جس کا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کٹا ہوا ہو یا اتنا بوڑھا یا بیمار ہو کہ سخت مشقت کے بغیر سواری پر بھی سفر نہ کر سکے تو ایسے لوگوں پر حج فرض نہیں ہے۔ لیکن اگر یہ لوگ مشقت جھیل کر حج کرلیں تو فریضہ حج ادا ہو جائے گا، تندرست ہونے کے بعد دوبارہ حج فرض نہیں ہوگا۔

حج زندگی میں صرف ایک بار کرنا فرض ہے اس سے زیادہ نفل ہے اور اس کا بہت ثواب ہے۔ نابالغ اگر حج ادا کردے تو حج فرض ادا نہیں ہوگا، تاہم نفل حج کا ثواب ملے گا۔

حج کی فرضیت کے بعد بغیر کسی عذر کے تاخیر کرنا درست نہیں، اور تاخیر کا گناہ ہوگا، تاہم اگر تاخیر سے ادا کرے گا تو ادا بھی ہو جائے گا۔

وہ عذر جن کی وجہ سے حج کو مؤخر کرنا جائز ہے درج زیل ہیں:

1. بیماری

2. راستہ غیر محفوظ ہو

3. عورت عدت میں ہو۔

4. محرم ساتھ نہ ہو (بشرطیکہ مکہ مکرمہ مدت سفر سے زائد فاصلے پر ہو)۔

طریقۂ حج

ہوائی جہاز سے سفر کرنے والے حضرات کو چاہیے کہ ایئر پورٹ پر جانے سے پہلے اپنے گھر میں غسل اور وضو کر کے احرام باندھ لیں، احرام کے لیے دو چادریں سفید جو کہ سلی ہوئی نہ ہوں ایک کمر کے ساتھ باندھ لیں، اور دوسرے اوپر جسم پر لے کر دو رکعت نماز نفل پڑھیں، نفل پڑھتے وقت اوپر والی چادر سے سر ڈھانک لیں۔ نفل پڑھنے کے بعد جس قسم کے حج کا ارادہ ہو اسکی نیت کرے۔ حج کی تین قسمیں ہیں:

1. حجِ تمتع

تمتع اس حج کو کہتے ہیں کو پہلے عمرہ ادا کر کے احرام کھول دیا جائے اور پھر حج کے لیے دوبارہ احرام باندھا جائے۔ اسکی نیت اس طرح کرے:

اللهم اني أُريدُ العمرةَ فيسّرها لِي وَ تقبّلها منّي۔

2. حجِ قران

اسکو کہتے ہیں کہ ایک ہی احرام سے پہلے عمرہ ادا کیا جائے اور پھر احرام نہ کھولا جائے اور اسی احرام سے حج ادا کیا جائے،اسکی نیت یہ ہے:

اللھم اني اُريدُ الحج و العمرةَ فيسّرھما لِي وَ تقبّلھما منّي

3. حجِ افراد

اسکو کہتے ہیں کہ عمرہ نہ کیا جائے صرف حج کا احرام باندھا جائے،اس کی نیت اس طرح کرے:

اللھم اني اُريدُ الحج فيسّره لِي وَ تقبّله منّي

سب سے افضل حج قران پھر تمتّع پھر افراد ہے۔قران اور تمتع کے حج میں پہلے عمرہ کیا جاتا ہے، صرف فرق یہ ہے کہ قران میں عمرے کے بعد احرام نہیں کھولتے لیکن تمتع میں عمرہ کے بعد احرام کھولتے ہیں پھر ایام حج میں دوبارہ احرام باندھتے ہیں، جس کی تفصیل انشاءاللہ آگے آئے گی۔پہلے عمرہ کا طریقہ سمجھنا ضروری ہے:

عمرہ کا طریقہ

سب سے پہلے عمرہ کی نیت کریں:

اللھم اني اُريدُ العمرةَ فيسّرھا لِي وَ تقبّلھا منّي۔

یعنی اے اللہ میں عمرہ کا اردہ کرتا ہوں اسے میرے لیے آسان فرمادیجئے اور قبول فرمالیں۔

اس کے بعد تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں۔

تلبیہ

لبَّيك ' اللّٰهم لبَّيك ، لبَّيك لا شريك لَك لَبَّيك ، اِنَّ الحمدَ و النّعمةَ لكَ و المُلك ، لا شَريك لَكَ'۔

نیت کے بعد احرام کی پابندیاں شروع ہو جائیں گی۔

احرام کی پابندیاں

1. اسلاہوا کپڑا پہننا (یہ پابندی صرف مردوں کیلئے ہے)
2. سر ڈھانکنا (صرف مردوں کیلئے)
3. چہرا ڈھانکنا
4. خوشبو لگانا
5. ایسے جوتے یا موزے پہننا جن سے ٹخنے اور پیر کے اوپر کی ہڈی چُھپ جائے (صرف مردوں کیلئے)۔
6. ۔میاں بیوی کا جماع کرنا

جنایاتِ احرام

احرام میں مندرجہ بالا جو باتیں ممنوع ہیں وہ اگر کرلیں تو وہ جنایت کہلاتی ہے، اوران باتوں کے کرنے سے دم (ایک بکرے یا دنبہ کی حرم میں قربانی) واجب ہوتا ہے۔

تلبیہ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھیں اور اسکے بعد یہ دعا پڑھیں:

اللهم انّي اساۂلُكَ رِضاكَ وَ الجَنّة و اۂعوذُ بِك مِن سَخَطِكَ و النّار

اس کے بعد وقتاً فوقتاً تلبیہ پڑھتے رہیں۔

میقاتِ احرام

احرام یا گھر سے باندھ کر چلیں یا میقات آنے سے پہلے باندھ لیں اسکے بعد جائز نہیں۔

میقات وہ جگہیں ہیں جس کے پار عمُرہ یا حج کرنے والا بغیر احرام کے نہیں جا سکتا، وہ جگہیں درج ذیل ہیں:

یلملم (یمن والوں کے لیے)، ذات عرِق (عراق والوں کیلئے)، جُحفہ (شام والوں کیلئے)، ذوالحُلیفہ (مدینہ والوں کیلئے) اور نجد والوں کے لیے قرن۔

مسجدِ حرام میں داخل ہونے کے آداب

باب السلام سے مسجد میں داخل ہونا مستحب ہے، جب داخل ہوں تو تلبیہ پڑھتے ہوئے عاجزی کے ساتھ یہ دعا پڑھیں:

اللّهم افتح علينا ابواب رحمتك و سهل علينا ابوابَ رزقِك

اور درود شریف پڑھیں ، جب بیت اللہ پر نظر پڑے تو اللہ اکبر لا اِلٰہ اِلّا اللہ تین مرتبہ اور دعا مانگیں، اس وقت دعا بہت قبول ہوتی ہے۔ پھر مسجد میں آکر سب سے پہلے طواف کریں بشرطیکہ نماز فرض یا جماعت یا وتر یا سنت موکدہ فوت ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو۔ ورنہ پہلے ان کو ادا کر کے پھر طواف شروع کریں۔

طواف کرنے کا طریقہ

حجرِ اسود سے طواف شروع کرنا واجب ہے اگرچہ اس کے مقابل دور ہی جگہ ملے۔اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ بیت اللہ کے سامنے جس طرف حجر اسود ہے اس طرف آکر کھڑے ہوں کہ آپ کا داہنا کندھا حجر اسود کے بائیں کنارے کے مقابل آجائے اور سارا حجر اسود داہنی طرف رہ جائے تو طواف کی نیت کے لیے یہ کلمات پڑہیں:

اللهم انّي اريد طواف بيتك الحرام فيسّره لي وَ تقبّله منّي سبعة ً اشواطٍ لِلّٰه تعالي عزّوجلّ۔

اس کے بعد ذرا داہنی طرف کو چلیں جب حجر اسود کے بالکل سامنے آجائیں تو جیسے نماز میں ہاتھ اٹھاتے ہیں ہاتھ اٹھائیں اور کہیں:

بِسم الله اَلله اكبر لا اِلٰه الّا اللهُ و لِلّٰه الحمدُ وَ الصلاةُ والسّلام علي رسولِ الله اللهم ايماناَ بِك وَ وفاءَ بعهدك واتّباعا لِسنّة نبيك محمد صلي الله عليه وسلم۔

پھر ہاتھ چھوڑ کر استلام کریں، یعنی اپنی دونوں ہتھیلیاں حجر اسود پر بوسہ دیں۔اگر رش اور ہجوم کی وجہ سے مشکل ہو تو ایذائے مسلم سے بچنے کی خاطر صرف کانوں تک ہاتھ اٹھا کر ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو حجر اسود کی طرف کر کے اوپر ذکر کردہ تکبیر پڑھیں اور پھر اپنے ہاتھوں کو بوسہ دیں (گویا کہ یہ حجر اسود کو بوسہ دینے کے قائم مقام ہے)، استلام کے بعد واجب ہے کہ داہنی طرف کعبہ کے دروازہ والی طرف چلیں کہ بیت اللہ بائیں کندھے کی جانب رہے۔پورے کعبہ کا طواف اسی طرح کریں، حطیم کے باہر سے طواف کریں اس کے اندر طواف نہ کریں۔طواف کرتے ہوئے رکن یمانی پر آئیں تو اس کو بھی استلام کرنا مستحب ہے رکنِ یمانی جنوبی جانب کا کونہ ہے۔یہاں صرف داہنا ہاتھ لگانا مناسب ہے اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے اشارہ یا بوسہ وغیرہ نہ دیں۔

جب پھر حجر اسود کے پاس آئیں تو حسب سابق پھر استلام کریں البتہ کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے بجائے صرف حجر اسود تک ہاتھ اٹھا کر ہتھیلیوں کو حجر اسود کی طرف کر کے تکبیر پڑھکر ہتھیلیوں پر بوسہ دیدیں۔

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان مندرجہ ذیل دعا ماثور ہے:

ربّنا اٰتِنا في الدنیا حَسَنةًَ وفي الاٰخِرة ِ حَسَنةًَ وَ قِنا عذاب َ النّار و اَدخِلنا الجنّۃَ مع الابرار۔

طواف کے دوران قرآن کریم کی تلاوت، ذکر اذکار، درود شریف اور دعاوغیرہ کرنا چاہیے۔

طواف میں حجر اسود سے کعبہ کا چکر لگا کر جب دوبارہ حجر اسود پہونچیں گے تو ایک چکر مکمل ہوگا جسے شوط کہا جاتا ہے، اس طرح سات شوط مکمل کرنا ضروری ہیں۔

طواف میں اضطباع اور رمل

جس طواف کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا ہو تو اس میں رمل اور اضطباع سنتِ مؤکدہ ہے۔ رمل یہ ہے کہ طواف کے پہلے تین چکروں میں تھوڑا اکڑ اکڑ اور کندھے ہِلا ہِلا کر چلا جائے اور اضطباع یہ ہے کہ طواف کے ساتوں چکروں میں دائیں کندھے کو چادر سے نہ ڈھانکا جائے اور چادر دائیں کندھے کی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالی جائے۔

سات چکر مکمل ہونے کے بعد ملتزم (حجر اسود اور کعبہ کے دروازہ کے درمیانی جگہ) پر خُوب دعا کریں اس کے بعد مقام ابرہیم پر جا کر دو رکعت نماز ادا کریں طواف کے بعد یہ نماز واجب ہے۔ اس کے بعد زمزم پئیں۔ اور پھر سعی کے لیے صفا مروہ کی جانب چلے جائیں۔

سعی کا طریقہ کار

صفا کے مقام پر پہونچ کر سعی کی نیت کریں کہ اے اللہ میں صفا مروہ کی سعی کا ارادہ کرتا ہوں اسے آسان فرما اور قبول فرما۔ اس کے بعد قبلہ رُو ہو کر حمد و ثنا اور تکبیر پڑھیں اور پھر مروہ کی طرف روانہ ہو جائیں۔ راستہ میں جب دو سبز ستون آئیں تو انکے درمیان دوڑ لگائیں اور یہ دعا پڑھیں:

ربِّ اغفر و ار ٗحَم و اعفُ عنّا و َ تَکرّم ٗ وَ تَجاوَز عماّ تعلَم اِنّكَ تعلَمُ ما لا نعلَم اِنّك انتَ اللہ ُ الاَعزُّ الاکرم۔

اس کے بعد مروہ کے مقام پر پہونچ کر قبلہ رُخ ہو کر حمد و ثنا اور تکبیر پڑھ کر دعا مانگ کر پھر صفا کی جانب روانہ ہو جائیں۔ صفا مروہ کے سعی کے دوران ذکر، قرآنِ کریم کی تلاوت، درود شریف اور دعا کثرت کے ساتھ کریں۔ اس طرح صفا مروہ کے درمیان سات چکر مکمل کر لیں۔

اب حلق (سر کے پورے بال منڈھوانا) یا قصر (بال چھوٹے کروانا) کروائیں۔ اب عُمرہ مکمل ہو گیا۔

اس کے بعد احرام کھول کر مکہ مکرمہ میں رہیں اور جتنے زیادہ ہو سکے نفلی طواف کریں۔

نفلی طواف

نفلی طواف کا طریقہ کار بھی عمرہ کے طواف کی طرح ہوتا ہے، جس کی تفصیل پیچھے گذری، تاہم اسمیں احرام، اضطباع اور رمل نہیں ہوتا۔

حج کا طریقہ

سات ذوالحجہ گذرنے کے بعد مغرب سے ایامِ حج کی ابتدا ہو جاتی ہے۔ لہذا اس رات منیٰ جانے کی تیاری کر لیں ، اگر حج قران کا احرام نہیں باندھا ہوا ہے تو ناخن کاٹ لیں، مونچھ ترشوالیں، بغل اور زیر ناف بال صاف کر کے غسل کر کے احرام پہن لیں۔ اور یہ نیت کریں کہ اے اللہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوں اسے میرے لیے آسان فرمادیں اور قبول فرمالیں۔ پھر تلبیہ پڑھ لیں۔ اسکے بعد احرام کی وہی پابندیاں شروع ہو جائیں گی جو پیچھے عمرہ کے بیان میں گذری ہیں۔

پھر آٹھ تاریخ کی ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں منیٰ میں ادا کریں۔

۹ذوالحجہ عرفہ کا دن

نو تاریخ کی فجر منیٰ میں ادا کر کے تکبیرِ تشریق پڑھکر تلبیہ پڑھیں اور عرفہ (عرفات) جانے کی تیاری کریں اور زوال تک عرفہ پہونچ جائیں۔ وہاں پہونچ کر غسل یا وضو کر کے کھانا وغیرہ کھالیں، زوال کے بعد وقوف عرفہ شروع ہو جائے گا، اس میں کھڑے ہو کر خوب الحاح وزاری سے دعا واستغفار اور چوتھے کلمہ کا وِرد کریں، کھڑے ہو کر کرنا افضل ہے اگرچہ بیٹھنا بھی جائز ہے۔ اگر نماز مسجد میں ادا نہیں کر سکیں تو ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں جماعت کے ساتھ اور عصر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کریں اور پھر اپنا وقوف مغرب کے وقت تک جاری رکھیں۔

مزدلفہ کی طرف روانگی

جب عرفات کے مقام پر سورج غروب ہو جائے تو تلبیہ پڑھتے ہوئے مغرب کی نماز ادا کئے بغیر مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائیں۔

مغرب اور عشاء کی اکٹھی نماز

جب مزدلفہ میں عشاء کی نماز کا وقت ہو جائے تو ایک اذان اور ایک اقامت سے مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کریں، مغرب کی سنتیں عشاء کی نماز کے بعد ادا کریں اسکے بعد عشاء کی سنّتیں اور وتر ادا کریں۔

وقوفِ مزدلفہ

مزدلفہ کی رات بڑی مبارک رات ہے اس رات عبادت اور دعا کا بہت ثواب ہے۔اس رات جمرات پر کنکریاں مارنے کے لیے کنکریاں بھی چُنیں۔ بڑے چنے کے دانہ کے برابر تقریباستر کنکریاں چنیں۔ فجر کی نماز اذان اقامت اور جماعت کے ساتھ سنتیں پڑھ کر ادا کریں اس کے بعد وقوفِ مزدلفہ کریں اور کھڑے ہو کر تلبیہ اور ذکر و دعا کریں۔جب سورج نکلنے والا ہو تو منیٰ کی جانب روانہ ہو جائیں۔

۱۰ اذوالحجہ کا دن

۱۰ اذوالحجہ کو منیٰ پہونچ کر جمرۂ عقبہ کی رمی کریں یعنی اسپر سات کنکریاں ماریں (جان کے خوف سے شام یا رات کو بھی کنکریاں ماری جاسکتی ہیں)۔

جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے ہی تلبیہ بند ہو جاتا ہے۔اس کے بعد قربانی کریں۔

قُربانی

قربانی کے تین دن یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲ ہیں۔ قربانی خود کریں یا کسی بااعتماد آدمی کے ذریعہ بھی کروائی جاسکتی ہے۔

حلق یا قصر

قربانی سے فارغ ہو کر حلق (پورے سر کے بال مونڈھوانا) یا قصر (بال چھوٹے کروانا) کروائیں۔اس کے بعد طوافِ زیارت کریں۔

طوافِ زیارت اور سعی

اس کا وقت ۱۰ تاریخ سے لے کر ۱۲ تاریخ کی مغرب تک ہے۔ اسکے طواف کا وہی طریقہ ہے جو پیچھے عمرہ کے بیان میں گذرا ہے۔اس طواف کے بعد سعی کریں اسکا بھی وہی طریقہ ہے جو سعی کے بیان میں گذرا ہے۔

منیٰ واپسی

طوافِ زیارت کے بعد منی واپس آجائیں، پھر ۱۱ ذوالحجہ کو تین جمرات کی رمی کریں۔

تین جمرات کی رمی (گیارہ ذوالحجہ)

گیارہ تاریخ کو زوال کے بعد تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں مارنی ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جمرۂ اولی (پہلے جمرہ) پر سات کنکریاں مار کر آگے جا کر قبلہ رُخ کھڑے ہو کر دعا کریں پھر آگے جا کر جمرۂ وسطی پر سات کنکریاں

مار کر اسی طرح قبلہ رخ ہو کر دعا مانگیں، اس کے بعد آگے چل کر جمرہ عقبہ پر سات کنکریاں مار کر سیدھے منیٰ میں اپنی قیام گاہ پر چلے آئیں اور خوب ذکر و دعا میں مشغول رہیں اور ساری نمازیں منی میں جماعت سے ادا کریں۔

بارہ ذوالحجہ

پھر بارہ تاریخ کو اسی طرح تینوں جمرات کی رمی کریں جس طرح گیارہ تاریخ کو کی تھی۔ آج کی رمی کے بعد اختیار ہے چاہے مکہ واپس آجائیں یا مزید ایک دن قیام کر کے تیسرے دن (۱۳تاریخ کو) بھی اسی طرح رمی کریں جسطرح بارہ تاریخ کو کی تھی۔

مکہ واپسی

بارہ تاریخ کو مکہ واپس آکر طواف وداع کریں۔ اس کا وہی طریقہ ہے جو طواف کے بیان میں پیچھے گذرا ہے۔

اس کے بعد مدینہ منورہ زیارت کے لیے تشریف لے جائیں۔

مدینہ منورہ کی حاضری

اس کے بعد مدینہ پہونچ کر اچھی طرح غسل کر کے خوشبو لگا کر مسجدِ نبوی جا کر روضہ ٔ مبارک پر حاضری دیں۔

روضہ ٔ مبارک کی دعا

مسجد نبوی میں ادب واحترام کے ساتھ روضہ ٔ مبارک پر آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر یہ دعا پڑہیں:

الصّلاۃ والسّلامُ علیكَ یا رسولَ الله

الصّلاة والسّلامُ عليكَ يانبيّ الله

الصّلاة والسّلامُ عليكَ يا حبيبَ الله

اس کے بعد حضور اکرم ﷺ سے تین بار شفاعت کی درخواست کریں:

اَسألُك الشّفاعة یا رسولَ الله

اَسألُك الشّفاعة یا رسولَ الله

اَسألُك الشّفاعة یا رسولَ الله

اس کے بعد ایک قدم چل کر حضرت ابو بکر صدیقؓ کی قبر کے سامنے کھڑے ہو کر یہ سلام پڑھیں:

السلام علیك یا خلیفة رسول الله ابابکر الصدیق جزاك الله عن اُمّة محمد خیرا

اس کے بعد ایک قدم چل کر حضرت عمر فاروقؓ کی قبر کے سامنے کھڑے ہو کر یہ سلام پڑھیں:

السلا م علیك یا امیر المومنین عُمر الفاروق الّذی اعزّ الله به الاسلامَ جزاك الله عن اُمّة محمد خیراً

اسکے بعد قبلہ رُخ ہو کر دعا کریں۔ مدینہ میں قیام کے دوران جنت البقیع، مسجد قبا، اُحد اور مقامات مقدسہ کی زیارت کرے اور درود شریف کثرت سے کریں۔

افعال عمرہ اور حج کے مختلف مراتب

عمرہ اور حج کے افعال میں بعض افعال شرط ہیں یعنی جن کے بغیر وہ فعل شروع ہی نہ ہو گا مثلاً احرام اور بعض افعال فرض یا رُکن ہیں کہ جن کے بغیر وہ فعل ادا نہ ہو گا، اور بعض افعال واجب ہیں جنکے ادا نہ کرنے سے فرض ادا ہو

جائے گا لیکن نُقص کے ساتھ، اس کے نُقص کی تلافی کے لیے دم واجب ہو گا۔ بعض افعال صرف مستحب ہیں کہ کرنے پر مزید ثواب ملے گا چھوڑنے پر کوئی گناہ نہیں۔

اب عمرہ اور حج کی تینوں قسموں کے افعال کے یہ مراتب ذکر کیے جاتے ہیں:

افعال عمرہ

1. **احرام:** شرط
2. **طواف معہ رمل:** رکن
3. **سعی:** واجب
4. **حلق یا قصر:** واجب

افعالِ حج

افعال	حج افراد	حج تمتع	حج قران
احرام	شرط	شرط	شرط
طواف قدوم	سنت		
طواف عمرہ مع رمل		رکن	رکن
۸ ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھنا			شرط

وقوف عرفہ	رکن	رکن	رکن
وقوف مزدلفہ	واجب	واجب	واجب
رمی جمرہ عقبہ	واجب	واجب	واجب
قربانی	اختیاری	واجب	واجب
حلق یا قصر	واجب	واجب	واجب
طواف زیارت	رکن	رکن	رکن
سعی	واجب	واجب	واجب
رمی جمار (تینوں جمرات کی رمی	واجب	واجب	واجب
طواف وداع	واجب	واجب	واجب